احیاء موسیقی

حرام علیٰ قریۃ اہلکناہا انہم لایرجعون

محال است بر ہر دیہے کہ ہلاک

کردہ ایم اورا آنکہ باز گردند یعنی بدنیا

ترجمہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ

احیاء موتیٰ

مولفہ

عالی جناب حضرت مولنا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب احمدی

پوریوی بھاگلپوری جسمین مردون کے پھر دوبارہ دنیامین زندہ

ہوکر آنیکو قرآنمجید وحدیث شریف سے محال وممنوع دکھایا گیا ہے

تاریخ ۱۰ر نومبر ۱۹۱۵ء

باہتمام منشی عبد الکریم منیجر

مطبع اسرار کریمی واقع الہ آباد طبع شد

و اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ
لاسیما علی خلفائہ اجمعین ۔ اما بعد خدا کا شکر ہے کہ اب مسلمانون کا یہ عقیدہ
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ ہین
دن بدن لوگون کے دلون سے مٹتا جاتا ہے اور فرقہ احمدیہ کے عام
لوگون کو بھی اسقدر اسکے دلائل قرآن و حدیث سے معلوم ہین کہ اچھے
خاصے مولوی بھی اوسنے مقابلہ نہین کر سکتے ہمارے اس قول کی تصدیق
ہمارے اہل وطن اس بات سے اچھی طرح کر سکتے ہین کہ مولوی محمد علی
صاحب کانپوری جو بارہ برس کے سکوت کے بعد کسی مصلحت سے ہم
احمدیون کے خلاف صحیفہ بازی کر رہے ہین اور جو ایسے ایسے افتراد بہتان
جیسے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعویٰ خدائی کرنا ۔ اپنے آپ کو

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر جانتا۔ رسول و نبی
صاحب شریعت ہونیکا دعوی کرنا" کے لکھنے سے باز نہین آئے وہ بھی باوجود
ہمارے جانب سے غیرت وہ الفاظ کے شائع ہونے کے اس مسئلہ پر
کچھ نہین لکھ سکے مگر افسوس ہے کہ ایک دوسرا بد عقیدہ کہ مردے اس
دنیا مین مرنے کے بعد پھر جی کر آتے ہین اور کوئی شخص اونکو دوبارہ
زندہ کر سکتا ہے۔ احمدیون کے سوا تمام مسلمانون مین بکثرت پایا جاتا ہے
اور اون کے مولوی بڑے جوش سے ممبرون پر چڑھکر واہی تباہی قصے
سنا کر عام لوگون کو خوش کرتے ہین پیغمبر تو خدا کے برگزیدہ ترین لوگون
مین سے ہین اونسے کم درجہ کے لوگ اولیاء اللہ مین بھی یہ مولوی
اُس قسم کی بزرگی دکھلاتے ہین بلکہ جو اون مین صوفی ہین حضرت
سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس روایت کو کہ ایک
غرق شدہ کشتی کو مع اون تمام براتیون کے جو اوسپر سوار تھے اور جنکے
ڈوب کر مرجانے کو زمانہ گذر گیا تھا اپنی دعا سے دم کے دم مین مع سارے
سامان برات کے زندہ کر دیا سنا کر خود بھی وجد مین آتے ہین اور
دوسرون کو بھی کوشش کرتے ہین کہ اس حال مین شریک کرین فانا للہ
و انا الیہ راجعون۔

کاش یہ لوگ قرآن مجید اور احادیث شریف کے اون دلائل پر

غور کرتے جن کے رد سے مُردون کا اس دنیا مین پھر زندہ ہونا حرام وممنوع ہے اور کسیکو جلانا یا مارنا یہہ خاصۂ خداوندی ہے سوا اسکے کسی کو قدرت نہین کہ کسی کو جلا سکے یا مار سکے تو ہرگز اس شرک مین مبتلا نہ ہوتے اور ہرگز غیر خدا کے طرف احیار اور اماتت کی نسبت نہ کرتے ربی الذی یحیی ویمیت ؛

بعض مولوی صاحب نادانی سے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہدیا کرتے ہین کہ کیا خداوندتعالیٰ مین قدرت نہین کہ اسی جسم کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو ہزار برس سے آسمان پہ زندہ رکھے بیشک وہ قدرت الٰہی سے وہان زندہ ہین ویسی یہان بھی کہدیتے ہین کہ کیا اللہ جل شانہ کو قدرت نہین کہ کسی کو مرجانے کے بعد پھر زندہ کرے اور اس دنیا مین بھیجے مگر یہ نہین سمجھتے کہ یہان سوال قدرت کا نہین ہے "بیشک میرا ایمان ہے کہ اوسکو بہت کچھ قدرت ہے اور بہت کچھ کرسکتا ہے ساری دنیا کو ایکدم مین غرق کرسکتا ہے سارے جہان کو ایک سوئی کے ناکہ سے نکال دیسکتا ہے" بلکہ سوال یہ ہے کہ آیا مردون کو پھر دوبارہ دنیا مین وہ زندہ کرتا ہے یا کیا ہے یا نہین اور اوس کے متعلق قرآن مجید مین اوسکے معاہدہ اور اوسکی عادت کا کیا ذکر ہے۔

سو واضح ہو کہ جہانتک قرآن مجید اور حدیث شریف اور دین اسلام

کی کتابون پر غور کیا جاتا ہے اوس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ مرے ہوے لوگون کو اس دنیا مین کبھی نہین بھیجتا بلکہ اوس نے اون کے دوبارہ رجوع کو حرام قرار دیا ہے چنانچہ ذیل مین ہم اون آیتون کو لکھتے ہین جن سے صاف ظاہر ہے کہ مردے اس جہان مین پھر دوبارہ زندہ ہوکر نہین آتے اور یہ پروردگار عالم کا ایک قانون ہے جسکا خلاف حرام اور ممنوع ہے۔

(۱) وحرام علی قریۃ اہلکناھا انہم لایرجعون (پارہ ۱۷ رکوع ۷) یعنی جس گاؤن والون کو ہم نے ہلاک کیا اس دنیا مین پھر اونکا لوٹ آنا حرام ہے کیونکہ مردے اس دنیا مین پھر لوٹ کر نہین آتے کاش ہمارے مخالف مولوی صاحب تفسیر جلالین ہی ملاحظہ فرماتے تو اونکو معلوم ہوتا کہ اس مین بھی ممتنع رجوعہم الی الدنیا یعنی اس دنیا مین ان ہلاک شدہ لوگون کا رجوع ممنوع ہے مذکور ہے اگر کسی وجہ سے عربی تفسیرون کا دیکھنا پسند نہین تھا تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے فارسی ترجمہ ہی کو دیکھتے کہ اوس مین بھی محال است برہر دہے کہ ہلاک کردہ ایم اورا آنکہ باز گردند یعنی بدنیا مذکور ہے جسکا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ جس گاؤن کو ہم نے ہلاک کیا ہے اس دنیا مین اون لوگون کا لوٹ کر آنا محال ہے۔

(۲) الم یروا کم ۲ ہلکنا قبلھم من ۲ القرون انھم ۲ الیھم لا یرجعون (پارہ ۲۳ رکوع ۱) کیا نہ دیکھا اُن لوگون نے کہ زمانہ کے لوگون سے کس قدر ہم نے ان سے پہلے ہلاک کئے کہ وہ پھر ان کے پاس اس دنیا مین نہین آتے۔

دیو بند کے ایک مولوی صاحب جو ایک مدرسہ کے مدرس بھی ہین ایک مجلس مین ہم سے بیان کرنے لگے کہ یہ آیتین ہلاک شدہ لوگون کے بارے مین ہین یعنی اون لوگون کے بارے مین ہین جو عذاب الہی سے ہلاک ہوئے ہین گویا مولوی صاحب نے عذاب الہی سے مرنے والون کے متعلق تسیلم کیا کہ وہ پھر اس دنیا مین لوٹ کر نہین آتے مگر عام مُردون کے متعلق ایسا نہین ہے سو قطع نظر اسکے کہ مولوی صاحب کا یہ اپنا خاص خیال ہے اور قطع نظر اسکے کہ انہین آیتون سے حضور پر نور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الہی مردون کے اس دنیا مین لوٹ کر آنے کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے جیسا ہم آیندہ بیان کرین گے مولوی صاحب کے ایسے سمجھہ والون کے لئے قرآن مجید مین صریح اور صاف موت کے لفظ کے ساتھہ بھی آیتین موجود ہین جو آگے آتی ہین جنسے مردون کا اس دنیا مین لوٹکر آنا صریح ممنوع ثابت ہوتا ہے اور ہلاک کا لفظ تو وفات کے معنی مین ہے۔ قرآن مجید مین ایک پیغمبر یعنی یوسف علیہ السلام

کے متعلق بولا گیا ہے کیا معاذ اللہ مولوی صاحب حضرت

یوسف علیہ السلام کو بھی عذاب سے وفات یافتہ

سمجھین گے چنانچہ قرآن شریف کی وہ آیت یہ ہے

اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً

(پارہ ۲۴ رکوع ۹) یہانتک کہ جب مر گئے کہنے لگے ہرگز

نہ بھیجے گا اوس کے بعد کوئی رسول اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور اون کی والدہ کے متعلق بھی لفظ ہلاک وارد ہے

چنانچہ فرمایا ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم و

امہ ومن فی الارض جمیعاً۔

(۳) حتیٰ اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون

لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت کلا انہا کلمۃ ھو قائلھا ومن

ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون (پارہ ۱۸ رکوع ۶)

یہانتک کہ جب اون مین سے کسی کی موت آوے تو کہے کہ رب

میرے مجھکو دنیا مین لوٹا دے تاکہ مین عمل صالح کرون اون چیزون
کے متعلق کہ مین چھوڑ آیا ہون جواب یہ ملے کہ ہرگز نہین یہ تو کہنے کی
بات ہے اب تو اون کے پیچھے ایک اٹکاؤ ہے اوس دن تک کہ
اوٹھائے جائین یعنی قیامت تک۔

(۱) شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے ترجمہ کے
فائدے مین تحریر فرماتے ہین ف معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہین آدمی
مرکر پھر آتا ہے سب غلط ہے قیامت کو اٹھین گے اوس سے پہلے ہرگز
نہین۔ افسوس ہے کہ قرآن مجید سے ہمارے مخالف ایسے غافل ہین کہ
ایسے معمولی اُردو ترجمون اور فائدون کو بھی بغور نہین پڑھتے۔

(۲) فیمسك التی قضی علیها الموت (پ ۲۴ رکوع ۳) پس رکھ
رکھتا ہے اون روحون کو جن پر موت کا حکم صادر کیا ہے اور سابق
آیت مین رکاوٹ کی مدت بیان ہی ہو چکی ہے کہ من ورائهم
برزخ الی یوم یبعثون یعنی رکاوٹ قیام قیامت تک ہے۔

بموجب آیۂ کریمہ وادخلی جنتی (پارہ ۳۰ رکوع ۱ سورہ الفجر)
جب نیک روحین جنت مین داخل ہوگئین تو پھر کیسی صاف بات ہے
کہ وما هم منها بمخرجین (سورہ الحجر رکوع ۴) یعنی وہ لوگ کبھی
جنت سے نکالے نہین جائین گے اور علی ہذا بدروحین بھی جب دو

مین داخل ہو کر وہا ہم منہا بخارجین من النار (پ ۴ ارکوع ۴) وہ جہنم سے نکلنے والے نہین ہین کی مصداق ہو گئین تو اب پہران روحون کا دوبارہ اس دنیا مین لوٹ آنا کہلم کہلا آیات قرآنی کے خلاف ہے افسوس ہے کہ ہمارے مخالفین اون تمام آیات مین کچھ بھی غور نہین کرتے۔

اب جبکہ قرآن مجید کے واضح دلائل سے یہ بات بپایہ ثبوت پہونچ گئی کہ مردے اس دنیا مین دوبارہ لوٹ کر نہین آتے تو ایک مومن کے لئے اسپر ایمان لانے مین کوئی مقام شک و تردد نہ رہا اگر کوئی حدیث بھی اس کے متعلق نہ ہوتی تو ایک مسلمان کے لئے یہی آیتین بس اور کافی تہین مگر پروردگار کا کسقدر احسان ہے کہ اس شرک سے اپنے حبیب کی امت کو بچانے کے لئے حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے بذریعہ حدیث قدسی اس مسئلہ کو صاف کرادیا اور اپنا قانون مذکور فرمادیا کہ کبھی بھی مردے اس دنیا مین لوٹ کر نہین آتے چنانچہ امام ترمذی نے اپنے صحیح مین جو صحاح ستہ کی معتبر کتاب ہے ذیل کی حدیث کو بیان فرمایا ہے اور جسکا ذکر مشکوۃ شریف مین بھی ہے (دیکھو مشکوۃ ص ۵۷۹) عن جابرٍ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یاجابر ما لی اراک منکسراً قلت استشهد ابی وترک عیالاً ودیناً قال افلا ابشرک

بما لقی ۲ الله به ۲ اباك قلت بلی یارسول الله قال ما کلم ۲ الله ۲ حد ۲ قط ۲ لا من ور ۲ ء حجاب و ۲ حیی ۲ اباك فكلمه كفاحاً قال یا عبدی تمن علی ۲ عطك قال یارب تحیینی فاقتل فیك ثانیة قال ۲ لرب تبارك و تعالیٰ انه قد سبق منی ۲ نهم لا یرجعون - یعنی حضرت جابر سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے اور فرمایا کہ اے جابر کیا وجہ ہے کہ مین تجھے منکسر دیکھتا ہون مین نے کہا میرا باپ شہید ہو گیا اور کنبہ و قرض چھوڑ گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مین تجھے خوشخبری نہ سناؤن کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے سلوک کیا مین نے کہا کہ ہان اے رسول اللہ مجھے سنائیے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہین کی لیکن تیرے باپ کو زندہ کر کے آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا کہ اے میرے بندے کوئی تمنا اپنی بیان کر کہ مین اسکو پوری کرونگا کہا اے میرے رب مجھے پھر زندہ کر کہ مین دوبارہ تیری راہ مین شہید ہون رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "یہ تو ہو نہین سکتا" کیونکہ مین پہلے ہی حکم دے چکا ہون کہ مُردے اس دنیا مین پھر زندہ کر کے بھیجے نہین جاتے دیکھو ترمذی

یہ حدیث حدیث شریف کی مختلف کتابون مین مذکور ہے

امام احمد حنبل نے اور حاکم نے مستدرک مین جو روایت
بیان کی ہے او سمین ۲نی قضیت ۲نھم لایرجعون ہے
اور معجم طبرانی مین قضیت فی ۲لکتاب ۲نھم الینا لا یرجعون ہے
اور حلیہ ابو نعیم مین قد سلف منی ۲نك ۲لینا لا ترجع ہے
اور شرح مواہب لدنیہ زرقانی مین ۲نہ قد سبق منی ۲نھم
لایرجعون ۲لی الدنیا مذکور ہے سب کا خلاصہ یہہ ہے
کہ حضرت جابر کے باپ سے پرور دگا عالم نے یہ فرمایا کہ
میرا قانون پختہ مقرر ہو چکا ہے کہ مردے اس دنیا مین
پھر لوٹ کر بھیجے نہین جاتے اسلئے تمہاری یہ تمنا پوری
نہین ہو سکتی (دیکھو کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ زرقانی
جلد ۲ صفحہ ۶۳)۔
جب قرآن مجید اور احادیث شریف کے روسے یہ بات ثابت
ہوگئی کہ مردے اس دنیا مین پھر زندہ نہین ہوتے اور قرآن مجید

اور حدیث شریف کے اس طرز نے بھی کہ تمام دینی امور مین ان دونون کا بیان کافی ووافی ہوتا ہے کوئی ضروری مسئلہ ان دونون سے چھوٹتا نہین ان دونون نے ہرگز ہرگز مُردون کے اس دنیا مین پھر لوٹ کر آنے کے متعلق کوئی مسائل بیان نہین کئے کہ اون کا تقسیم شدہ ترکہ پھر کس طرح واپس ہوگا اور اون کی زوجہ یا زوج کے متعلق کیا حکم شرعی ہے نہایت وضاحت سے ثابت کر دیا کہ یہ مسئلہ ہرگز شریعت اسلام کا نہین ہے کہ مردے لوٹ کر اس دنیا مین آتے ہین۔ آثار صحابہ کبار اور اہلبیت اطہار مین بھی کوئی تصدیق اس امر کی ہم نہین پاتے ائمہ دین جنہون نے دینی مسائل کی بڑی بڑی چھان بین کی ہین اور مسائل فقہیہ کی بڑی بڑی ضخیم کتابین لکھی ہین اون مین بھی ہم اونکا کہین پتہ نہین پاتے ائمہ مجتہدین کے علاوہ لاکھون اولیا اور صوفیا اس امت مرحومہ مین گذرے ہین اور لاکھون علما اون کے معتقد بھی ہوے ہین کسی ایک عالم ثقہ نے کبھی بھی گواہی نہین دی کہ فلان بزرگ نے فلان مردے کو میرے سامنے زندہ کر دیا یا فلان بزرگ کے زندہ کرنے کی روایت ثقہ اور متقی علما کے ذریعہ سلسلہ بسلسلہ ہمکو یہ پہونچی ہے کہ فلان مردے کو فلان بزرگ نے زندہ کیا ایک نظیر بھی اس قسم کی نہین ملتی صوفیون کے

سردار حضرت عبدالقادر جیلانی علیہ السلام جو فی الواقع ایک کامل برگزیدگان الٰہی مین سے تھے اور جنکا فنا فی اللہ و فنا فی الرسول کے مقام تک پہونچا ہوا ہونا مسلم ہے اور جنکے طرف بہت سے مردونکا زندہ کرنا نسبت بھی کیا جاتا ہے باوجود بڑی بڑی نادر اور پاکیزہ کتابین لکھنے کے اپنے کسی ایک کتاب مین بھی اس مسئلہ کا ذکر نہین کیا پس ان تمام تحقیقات سے روز روشن کی طرح معلوم ہوا کہ احیار موتی کے متعلق سارے قصے جھوٹے اور بے بنیاد ہین اور مسلمانون کی بدقسمتی سے اسرائیلی تفسیری روایتون کے ذریعہ یہ شرک مسلمانون مین پھیل گیا فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

البتہ اس جگہ پر یہ سوال حل طلب ضرور رہ جاتا ہے کہ جب مردے دنیا مین زندہ ہوکر نہین آتے تو قرآن شریف کی بعض آیتون مین جو احیاء موتی کا ذکر ہے اوس کے کیا معنے ہین سوائے عزیزو خدا تمہارے سینون کو کھولدے اور دلون مین نور بخشے کہ تم اسبات کو اچھی طرح سمجھ جاؤ کہ قرآن مجید کی صاف اور صریح آیت حرام علی قریۃ اہلکناھا انہم لا یرجعون نے جب مُردون کے اس دنیا مین لوٹ کر آنے کو حرام و ممنوع کر دیا اور دوسری دوسری آیتون نے بھی اس کی تائید کی حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا

کہ حضور پرنور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذریعہ حدیث
قدسی قانون ربانی سنا دیا کہ ۲ نھم لا یرجعون ۲ لی ۲ لل تیا جیسا اوپر
پورے تحقیقات کے ساتھ گذرچکا تمام اصحاب کبار اہلبیت اطہار
ائمہ مجتہدین اور اولیار مقبولین کا بھی یہ مسلک ظاہر ہوا کہ وہ ہرگز
ہرگز مردون کے اس دنیا مین لوٹ آنے کے قائل نہ تھے تو پھر قرآن مجید
مین مردون کے زندہ ہونے کا ذکر کیسے ہو سکتا ہے قرآن شریف تمامی
اختلافات سے پاک ہے ہان ضرور ہے کہ اس حیات اور موت کے کچھ
اور معنی ہین جسکو طبعی وجسمانی موت اور حیات سے کوئی تعلق نہین چنانچہ
ہم پہلے ذیل مین ایک فہرست دیتے ہین جس سے معلوم ہو جائے گا
کہ لفظ موت قرآن مجید اور حدیث شریف وکلام عرب مین کتنے معنون
مین استعمال ہوا ہے پس حیات کو بھی جو اوس کے مقابل ہے
اوسی پر قیاس کر لو پھر اتنے معنون کے رہتے ہوئے کیا ضرور ہے
کہ ایسے معنے لئے جائین جن سے اختلاف پیدا ہو اور قرآن مجید کے
شان کے خلاف ہو بھلا جب یہ بات بپایۂ ثبوت پہونچ گئی ہے کہ اللہ پاک
جسم سے پاک ہے لیس کمثلہ شئی تو پھر کوئی دانا یدُ اللہ یا وجہ اللہ
جو قرآن شریف مین مذکور ہے کے معنے خدا کا ہاتھ اور خدا کا چہرہ
کرتا ہے اور اوس سے یہی جسمانی ہاتھ اور چہرہ مراد لیتا ہے ہرگز

نہین پس اے دوستو اون آیتون مین بھی جہان ۲ حیات موتی کا ذکر ہے
ایسہی سمجھ لینا چاہیے کہ ہرگز جسمانی طبعی موت و حیات مراد نہین ہے
ورنہ قرآن مجید مین اختلاف لازم ہوگا کیونکہ اوپر کی صاف اور صریح
آیتون سے ثابت ہوگیا ہے کہ مردے پھر لوٹ کر دوبارہ اس دنیا
مین نہین آتے۔

فہرست معانی لفظ موت در قرآن وحدیث ولغات عرب

(۱) قوت نامیہ کا جاتا رہنا یعنی نشو ونما نہ پانا۔ جیسے یحی ۲ الارض بعد
موتھا زمین کو اوس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔

(۲) زوال قوت حسیہ۔ جیسے یالیتنی مت قبل ھذا ۲ کاش اس سے
پہلے مین بے حس ہو جاتی کیونکہ موت طبعی کی دعا تورات مین بھی ممنوع ہے
جیسے شریعت اسلام مین اسلئے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف اسکی
نسبت صحیح نہین۔

(۳) غم و خوف جیسے یاتیہ ۲ الموت من کل مکان ہر مکان سے اوسکو
خوف و غم طاری ہوتا ہے۔

(۴) زوال قوت عقلیہ یعنی جہالت۔ جیسے ومن کان فیہا میتاً فاحیاہ

جو جاہل تہا اوسکو عقل عطا کی۔

(۵) نیند۔ جیسے ۲ الحمد للہ ۲ الذی ۲ حیانا بعد ما ۲ ماتنا اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو سولانے کے بعد بیدار کیا یہ دُعا زبان مبارک سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت ہے۔

(۶) سکون و قرار۔ جیسے ماتت ۲ لریح ہوا ٹہر گئی۔

(۷) عصیان و نافرمانی جیسے ۲ ول من مات ۲ بلیس سب سے پہلے جو نافرمانی کا مرتکب ہوا وہ ابلیس ہے۔

(۸) محتاجی جیسے من ۲ فقرتہ فقد ۲ میتہ جسکو مین نے فقیر و محتاج کیا اوسکو مین نے مار دیا علاوہ ازین ذلت۔ سوال۔ جنون۔ صرع وغیرہ پر بھی موت کا لفظ بولا جاتا ہے (دیکھو مجمع البحار جلد ۲۔ ۳۲۰ و ۳۲۱۔

اب جب لفظ موت کے اسقدر معانی ثابت ہوتے ہین اور بالخصوص قرآن مجید مین وہ بہت سے مختلف معانی مین استعمال ہوا ہے تو پھر موت کا ترجمہ کرتے وقت اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ یہ معنی قرآن شریف کے کسی دوسری آیت کے متعارض و مخالف نہون اب ہم اون پانچ آیتون کے الگ الگ معانی کرتے ہین اور دکھلاتے ہین کہ یہان ہرگز موت و حیات سے طبعی و جسمانی موت و حیات مراد نہین ہے

جیسا کہ سمجھا جاتا ہے اور جیسا کہ انہین پانچ آیتون سے مسلمانون کو دہوکا
لگا ہے کہ مردے دنیا مین دوبارہ زندہ ہوکر آتے ہین حالانکہ صریح آیت
اوپر گذر چکی کہ حرام علی قریۃ اہلکناہا انہم لا یرجعون اور جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی سے استدلال فرمایا اور
حدیث قدسی سنا دیا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ قد سبقت منی انہم لا یرجعون

پہلی آیت

(۱) واذ قلتم یا موسی لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم
الصاعقۃ وانتم تنظرون ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون
ہمارے مخالفین کہتے ہین کہ یہ لوگ بجلی سے مرگئے تھے اوس کے بعد
خداوند تعالے نے اونکو زندہ کیا مگر یہ معنی بچند وجوہ غلط ہین۔
قرآن شریف کی صریح آیت حرام علی قریۃ اہلکناہا انہم لا یرجعون اور
حدیث قدسی جسکا اوپر بیان ہوا اوسکے روسے حقیقی مردے کا زندہ
ہونا ممنوع ہے اسلئے یہہ معنے کبھی نہین ہوسکتے کہ وہ پہلے مرے پیچھے
زندہ کئے گئے۔
زندہ کرنے کے معنی مین کوئی لفظ صریح نہین ہے۔ بعث کے معنی اگر
زندہ ہونے کے آتے ہین تو اوس کے معنی لغت مین بیداری کے بھی

آتے ہین قرآن شریف مین بہی سورہ کہف مین ثم بعثناھم بیداری ہی کے معنی مین وارد ہوا ہے پھر خواہ مخواہ زندہ کرنے ہی کے معنی لینا باوجود لا یرجعون کے حکم کے رہتے کیونکر درست ہو سکتا ہے

۲ نتم تنتظرون صاف اور بین قرینہ ہے کہ وہ لوگ ہرگز طبعی وجسمانی موت سے نہین مرے تہے ورنہ کبھی بہی دنیا مین کوئی حقیقی مردہ دیکہتا ہے ہرگز نہین پس صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ صاعقہ کے غشی مین تہے اور طبعی وجسمانی موت اونپر وارد نہین ہوئی تہی۔

بجلی کا خاصہ ہے کہ جس شخص پر گرتی ہے وہ بیہوش ہو جاتا ہے اور مصروع کی سی حالت اوس کی ہو جاتی ہے اون کی خبر گیری کیجائے تو وہ ہوش مین آسکتے ہین آجکل کی تحقیقات سے جو نہایت قابل وثوق ہین یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بجلی کا مرا ہوا یعنی بیہوش شدہ دو گہنٹہ بعد مناسب تدابیر سے اچہا ہو سکتا ہے۔

ان تمام قرائن سے یہ بات اچہی طرح بپایۂ ثبوت پہونچ گئی کہ لفظ موت کے معنی یہان ہرگز طبعی وجسمانی موت کے نہین ہو سکتے اور تمام آیات کا صحیح ترجمہ یہ ہے جس سے ہرگز مردونکا زندہ ہونا ثابت نہین ہوتا ہے اور نہ کسی طرح ثابت ہو سکتا ہے ترجمہ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم تیرا ایمان نہین لائین گے (مراد یہان

وہ لوگ ہین جو اون لوگون کے آباو واجداد تھے ورنہ حضور پرنور علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت جو یہود تھے یہہ اونکا قول ہرگز نہ تہا) جبتک اللہ تعالے کو علانیہ نہ دیکہہ لین پھر تم پر بجلی گری اور تم دیکہہ رہے تھے پھر تمہین اللہ تعالے نے اوس غشی کی حالت سے جو بجلی گرنے سے ہوئی تھی ہوش مین لایا اور بیدار کیا کہ تم شکرگذار بن جاؤ۔

دوسری آیت

(۱) الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل علی الناس ولٰکن اکثر الناس لا یشکرون۔

اس آیت مین حیات اور موت کا لفظ ہے اور اس سے بھی ہمارے مخالفین مردون کے پھر زندہ ہونے پر استدلال کرتے ہین مگر یہ صحیح نہین ہے کیونکہ قرآن مجید اور حدیث شریف اور دین اسلام کے بین دلائل سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ مردے زندہ ہوکر پھر نہین آتے اسلئے ضرور ہے کہ جب موت اور حیات کے بہت سے اور معانی بھی ہین تو پھر قرآن مجید سے اختلاف کو دور کرنے کے واسطے یہان

وہی معنی کیئے جائین گے جو اونکے بینات کے خلاف نہون واقعات پر
غور کرنے سے بہی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہان مُردون کے زندہ ہونیسے
کوئی تعلق نہین بلکہ یہان توخود بنی اسرائیل کے قوم کے موت اور
حیات کے واقعات درپیش ہین بنی اسرائیل جیسا کہ سنت الٰہی ہے
کہ قوم غایت درجہ کی توفیق کے بعد پھر غافل ہو کر خدا کو بہلا دیتی ہے
اور طرح طرح کے عذابون مین گرفتار ہوتی ہے ذلت اور مسکنت
اور بیگاری وغیرہ ذلیل کامون مین سزایاب ہونے کے علاوہ
یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم کا حذر الموت اون کے
شامل حال ہوا پھر سورہ مائدہ مین اللہ تعالےٰ نے اون کے حالات
کا ذکر کیا کہ حضرت موسیٰ نے اون کو ایک قوم کے مقابل جنگ کا حکم
دیا یاقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم مگر وہ بے ادب
قوم اپنی بے ایمانی سے ایسی موت سے ڈری کہ کہنے لگی یا موسیٰ لن ندخلھا
ن
ابداً ما داموا فیھا فاذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون
حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی مین دعا کی فافرق بیننا و بین القوم
الفاسقین اللہ تعالےٰ نے چالیس۴۰ برس تک یہ دولت اون سے
چھین لی اور وہ اوس ارض مقدس مین داخل نہین ہو سکے بلکہ جنگلون
مین مارے مارے پھرے فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ۔

یتیھون فی ۲ للارض پس اسکو اللہ پاک نے یہان بھی ذکر کیا ہے کہ موتوا یعنی جہالت اور بے دینی کی موت مرو اور ہلاک ہو چالیس برس کے بعد اللہ تعالے نے ادنپر فضل کیا اور یوشع بن نون علیہ ۲لسلام کو اونمین رسول مقرر کرکے اس گندی اور وحشیانہ زندگی سے نجات دی جسکو فرمایا ثم ۲حیاکم ان کو زندہ قوم بنا دیا ہم کی ضمیر سے دہوکہا نہین کہانا چاہیے ضمیرین اپنے مثل پر قرآن مجید مین برابر بولی گئی ہین ابھی پہلی آیت کے تفسیر مین سمجھ چکے ہو کہ و۲ ذ قلتم یاموسی لن نومن لک مین وہ لوگ مراد نہین ہین کیونکہ اوس وقت یہ لوگ ہرگز نہ تھے توریت کی کتاب یشوع نبی کے باب اول سے ساتوین تک اسکا بیان موجود ہے کہ اللہ تعالے نے بذریعہ حضرت یوشع بن نون کے ادنکو شریعت کے احکام سکھلاکر از سرنو زندہ کر دیا۔

قرآن مجید مین اس کی تصدیق تمامی انبیا کے قومون کے زندہ کرنے سے صاف ہو جاتی ہے بالخصوص جب خاتم النبین سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے زندہ کرنے کا ذکر موجود ہے تو پھر اب کوئی شک کا مقام نہین رہتا کہ یہان موت اور حیات سے سیوائے اس کے جو ہم نے بیان کیا ہے کوئی اور معنی مراد ہو چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے یا۲یہا الذین ۱منو۲ ۲ستجیبو۲ للہ

والرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کی بات کو جب وہ تمہین تمہارے زندہ کرنے کو طلب کرین۔ مان لیا کرو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ مومن مرے ہوئے تھے جنکو بلاکر زندہ کیا جاتا تہا ہرگز نہین بلکہ بات صاف ہے کہ اون کی روح شریعت حقہ کی عدم موجودگی سے مرچکی تھی اور یہی مراد اس آیت زیربحث مین بہی ہے۔

تیسری آیت

(۳) اوکالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مائۃ عام فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک ولنجعلک آیۃ للناس وانظر الی العظام کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر (سورہ بقرہ رکوع ۳۵) یہان پر بھی احیا کا کوئی لفظ نہین بعث کے معنی ہم قرآن مجید سے بیان کرچکے ہین کہ بیداری کے بھی ہوتے ہین خود بعض تفسرون مین بھی فاماتہ اللہ کے معنی انامہ اللہ لکہا ہے پھر انظر

۲لی طعامك وشر۲بك لم يتسنه و۲نظر۲لی حمارك صاف قرينه ہے کہ وہ مدت دنياوی سنو سال نہ تھے سو برس کے بعد زندہ ہونا موجودہ لوگون کے لیۓ کوئی نشانی نہین بلکہ ان کے لیۓ ایسا بیان کہ ہم سو برس مرے بعد جی اوٹھے ہین اور ابتلا کا باعث ہے اور ایک دوسرے معجزے کی ضرورت ہے جسکو وہ دیکھین اور ایسا ثابت نہین پھر ہڈیون پر گوشت چڑھتے ہوۓ تو اوس مرنے والے نے دیکھا اورون کا دیکھنا بیان نہین ہوا پھر اونپر حجت کیون کر ہو پھر فلما تبین (جب یہہ بات کھلگئی) چاہتا ہے کہ کسی خواب یا کشفی حالت سے افاقہ ہوا ہو۔ معاذ اللہ کیا انبیا علیہم السلام اللہ پاک کے علی کل شئ قدیر ہونے پر کچھ ایمان نہین رکھتے ہین جو ایسے کرشمہ کے بعد اوسپر ایمان لاوین بلکہ یہان تو وہ تسلی چاہی گئی ہے کہ منافی ایمان نہین اور نبیون کے ساتھ خواب مین اور کشف مین ایسے معاملات ہوتے ہین آخر بیٹے کے ذبح کے حکم کا معاملہ جو قرآن مجید مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مذکور ہے خواب ہی مین تو ہوا تھا۔

الغرض یہ تمام قرائن اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ یہان موت حقیقی مراد نہین ہے ورنہ بہت سے اعتراضات اور شبہات

وارد ہونگے اور پھر ہو بھی کیونکر سکتا ہے جبکہ قرآن مجید اور حدیث شریف کے پختہ دلائل سے یہہ بات بپایۂ ثبوت پہونچ گئی کہ مروے اس دنیا مین پھر زندہ ہو کر نہین آتے حرام علی قریۃ ۱ ملکنا ھا ۲ نھم لایرجعون اور حدیث قدسی مین ۲ نھم لایرجعون کا بیان آگے بڑی وضاحت سے گذر چکا۔

جو بات ہم نے بیان کی ہے اس کی تائید توریت شریف سے بھی ہوتی ہے بخت نصر نے یروشلم کو تباہ و برباد کر دیا تھا قوم بنی اسرائیل خستہ د تباہ ہو گئی تھی ان مین جو رسول اور نبی آتے گئے اُنکو بڑا جوش اور بڑی تمنا اس کی آبادی اور قوم بنی اسرائیل کے پھر سر سبز و شاداب ہونے کی تھی اگرچہ بعض مفسرین نے اس واقعہ کو حضرت عُزیر کے طرف منسوب کیا ہے مگر تحقیق یہی ہے کہ یہ معاملہ حزقیل نبی کے ساتھ ہوا ہے اونہون نے بہت دعائین کین اور بیکار اوٹھے کہ اب یہہ مردہ قوم کب زندہ ہوگی یہہ ویرانہ کب آباد ہوگا اللہ تعالےٰ نے اون پر عالم مثال مین بذریعہ خواب یا کشف کے اسکو کھولدیا اور وہ مطمئن ہو گئے اور اونہون نے پیشگوئی کی چنانچہ ۵۳۶ قبل مسیح مین اسکا ظہور ہوا اور کیقباد بادشاہ نے جسکو قرآن مجید مین ذوالقرنین کہا گیا ہے یروشلم کو از سرنو آباد کیا

اور اوس وحشی و جنگلی قوم کو انسان بنایا اور شریعت حقہ سکھا کر تمدنی زندگی بخشی دیکھو کتاب حزقیل باب ۱۱ آیت ۲۴ باب ۳۷ آیت ۱ باب ۳۷ آیت ۱۲ تلخیص التواریخ مولوی محمد حسن امروھی۔

اب آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے مثل اوس شخص کے جو ایک اجڑے ہوے گانون کے پاس سے گذرا اور جس نے کہا کہ تباہ اور برباد شدہ گاؤن کو اللہ تعالے کب آباد کریگا اوس پر اللہ تعالے نے سو برس کی نیند اس پر طاری کی (یعنی سو سال آیندہ کے واقعات اوس پر ظاہر کئے) پھر اوسکو اوٹھایا اور پوچھا کہ بتاؤ کبتک تم اس حالت مین رہے اوس نے جواب دیا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ایسی حالت مین رہا اللہ تعالے نے فرمایا تو تو سو سال تک اس حالت مین رہا پھر فرمایا اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھو اوس پر برس نہین گذرے اور گدھے کو بھی دیکھہ اور ہم تیرے لئے لوگون کے نظر مین ایک نشان قائم کرنا چاہتے ہین اور ان لوگون کے طرف نگاہ کر کہ ہم کسطرح اونکے اوپر گوشت چڑہاتے ہین جب اللہ تعالے نے خواب مین ظاہر کر کے اوسکو بتلا دیا تو اس نے کہا اے اللہ مین جانتا ہون کہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

چوتھی آیت

(۴) و۲ذ قال ۲بر۲هیم رب ۲رنی کیف تحیی ۲لموتی قال اولم
تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ ۲ربعة من الطیر فصرهن ۲لیک
ثم ۲جعل علی کل جبل منهن جزءا ثم ۲دعهن یاتینک سعیاً و
۲علم ۲ن ۲للہ عزیز حکیم اس آیت سے بھی مردون کے پھر زندہ
ہونے پر استدلال صحیح نہین ہے آیت مین کوئی لفظ نہین
جو اون کے مردہ ہونے اور پھر جی اوٹھنے پر دلالت
کرتا ہو۔ بلکہ بخلاف اسکے صُرهن کا لفظ ہے جس کے معنی مائل
کرنے اور ہلا لینے کے خاص ہین اور اگر فرا کا قول مان لیا جائے
کہ کاٹنے اور ہلا لینے کے معنون مین مشترک ہے تو بھی یہان
الیک کا ایسا قرینہ ہے کہ سیواے مائل کرنے اور
ہلا لینے کے دوسرے معنی نہین ہو سکتے پھر ۲دعُهن اور
یاتینک کا بھی قرینہ اون کے جیتے جاگتے اور سلامت
رہنے کے طرف اشارہ کرتا ہے۔

جزءا کے لفظ سے اون کے قیمہ ہونے اور ٹکرے ٹکرے ہونے
پر بھی استدلال درست نہین ہے زید کا جزء البتہ اوسکے اعضا

آنکھہ کان ہاتھ پاؤن وغیرہ وغیرہ ہین مگر قوم کے اجزاء
وہی زید بکر عمر وغیرہ ہین علاوہ برین قرآن مجید مین خود
جزء کا محاورہ موجود ہے جس سے ہرگز ٹکرے پرزے انسانون
کے گوشت کے لوتھڑے مراد نہین چنانچہ دوزخیون کے نسبت
اللہ جل شانہ فرماتا ہے ان جھنم لموعدھم اجمعین لھا
سبعة ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم (سورہ حجر
رکوع ۳) جہنم اون سب کا ٹھکانا ہے اوس کے
سات دروازے ہین ہر ایک دروازے کے لئے ایک جزو
مقرر ہے کون کہہ سکتا ہے کہ یہان دوزخیون کے قیمہ کو ٹوکرون
مین بھر بھر کر دوزخ مین ڈالین گے جبکہ صاف اور صریح یہی
معنی ہین کہ دوزخیون کے افراد اون ہر ایک دروازون سے داخل
جہنم ہونگے پس یہان بھی اون چڑیان کے افراد مراد ہین اونکا قیمہ
یا چورہ ہرگز نہین۔

اب ارنی کیف تحیی الموتی سے اون چڑیان کا مرنا اور
پھر جی اوٹھنا سمجھنا بھی درست نہین ہے کیونکہ آگے چل کر کہین
اون کے مرجانے اور جی اوٹھنے کا ذکر نہین پھر ضرور یہ احیاء
موتی ویسی ہوگا جسکا ذکر قرآن مجید مین پیغمبرون کے شان سے

مطابق ہو جیسے ۲ ومن کان میتا فاحیناہ حضرت ابراہیمؑ جو اپنی
اولاد اور قوم کے لئے پُرسوز دعائین فرماتے تھے اوسکی مناسب یہی
ہے کہ آپ نے اون کی ہرسبزی اور دینی زندگی کی تسلی چاہی ہو
جیساکہ چار پرندون کے لینے سے بھی اون کے طرف اشارہ
معلوم ہوتا ہے کہ اون کے اولاد کی چار بار ترقیان
سمجھاکر تسلی کی گئی جسکا ذکر پہلی رکوع سورہ بنی اسرائیل اور
سورہ جمعہ مین ہے۔

آخرت کے احیا رموتی پر بھی یہ صورت تشفی بخش ہے کہ
جانور جو بظاہر وحشی ہین احسان وسلوک کو انسان کی طرح غور
وفکر سے نہین سمجھتے جب مجازی ربوبیت پرورش اور ہلا لینے
سے وہ تمہارے بلانے سے آجاتے ہین تو مین جو رب الارباب
ہون اور تمام چیزین ہماری پیدا کی ہوئی ہین اور جتنے عناصر
ہین ہمارے ہی بنائے ہین پھر یہ کیون نہین قیامت مین ہمارے
جلانے سے جی اوٹھینگے۔

پانچوین آیت

(۵) واحی الموتی باذن اللہ (سورہ آل عمران پ۳ رکوع

اور میں خدا کے حکم سے مردے زندہ کرتا ہوں۔
یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اور اس سے بھی ہمارے مخالفین استدلال کرتے ہیں کہ مردے زندہ ہوتے ہیں مگر یہاں بھی یہ استدلال صحیح نہیں ہے مفسرین کو خود بھی کھٹکا ہے۔ اسی لئے باذن اللہ کے تفسیر میں لکھتے ہیں لدنع وھم الالوہیۃ فان الاحیاء لیس من فعل البشر جامع البیان ص۴۹ اور تفسیر بیضاوی میں ہے دفعاً لوھم الالوھیہ فان الاحیاء لیس من جنس الافعال البشریۃ ص۱۳۸ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ باذن اللہ کے لفظ کو اسلئے مکرر بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ پر خدائی صفات کا وہم نہو کیونکہ احیاء موتی بشر کے افعال سے نہیں بلکہ یہ تو خدائی صفت ہے مگر افسوس ہے کہ ان بزرگوں نے یہہ نہیں سوچا کہ جب موتی کے دوبارہ اس دنیا میں زندہ کرنے کو اللہ پاک نے حرام کردیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی انھم لا یرجعون خداوند کریم کا فرمان سنادیا

تو پھر اس کے خلاف کس طرح اذن ہو سکتا ہے۔ ایمین
تو صریح اختلاف ہو گا جس سے قرآن پاک کا دامن پاک ہے
البتہ یہ دیکھنا ہے کہ پھر یہان احیار موتی کے کیا معنے ہین۔
قرآن شریف سے تو صاف ظاہر ہے کہ ربی الذی یحیي و
یمیت اور ھو یحیی و یمیت پھر یہ احیار تو ممکن نہین کسی بشر
مین ہو البتہ ایک قسم کا احیا ہم قران مجید مین پیغمبرون کے سردار
خاتم النبین افضل المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے حق مین پاتے ہین یا ایہا الذین امنوا استجیبو للہ
و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم مومن کے شان کے
خلاف ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین کوئی احیار
اس سے زائد تجویز کرے بیشک جس طرح تمام نبیون
اور رسولون نے اپنی مردہ قوم کو زندہ کیا اور روحانی زندگی
بخشی۔ عیسی علیہ السلام نے بھی کیا اور چونکہ ان برگزیدگان
الٰہی کی شان یہ ہے کہ کوئی فعل اور حرکت بغیر اذن
الٰہی نہین کرتے ان ھو الا وحی یوحی اسلیے حضرت
عیسی نے بھی فرمایا کہ احی الموتی باذن اللہ قرآن
مجید مین کفار پر موتی کا اطلاق وارد ہے فرمایا انک لاتسمع الموتی

اور ایک جگہ فرمایا ۲ نما یستجیب ۲ لذین یسمعون و ۲ لموتی یبعثہم ۲ للہ ثم ۲ لیہ ترجعون۔

اب پانچون آیتین جن سے احیاء موتی پر استدلال کیا جاتا ہے مسلمانون کو معلوم ہوگیئن کہ ہرگز اُن سے وہ استدلال صحیح نہین نہ تو قرآن مجید سے اسپر استدلال صحیح ہے اور نہ کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے اسکا ثبوت ہوتا ہے بلکہ مفسرین نے قصے اسرائیلی روایتوںنے لیکر بغیر تحقیق اپنی اپنی تفسیرون مین درج کردیے ہین جو مسلمانون کے ٹھوکر کے باعث ہوے اللہ تعالےٰ مسلمانون کو توفیق دے کہ اسپر غور کرین اور قرآن مجید کو ایسے لغو باتونسے پاک و منزہ ثابت کرکے دنیا پر اوس کی حقانیت کی حجت قائم کرین وما توفیقی ۲ لا باللہ فھو حسبی و نعم الوکیل۔